# سرورِ عالم کا اصلی کارنامہ

[یہ تقریر ۱۲ ربیع الاول ۶۹ھ کو ریڈیو پاکستان لاہور سے نشر کی گئی تھی۔ فائدہ عام کے لئے اس میں احادیث کے اصل الفاظ ہم نے ساتھ ساتھ نقل کر دیئے ہیں۔ یہ عربی عبارات نشر نہیں کی گئی تھیں]

دنیا جانتی ہے کہ نبی عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے اس برگزیدہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو قدیم ترین زمانے سے نوعِ انسانی کو خدا پرستی اور حسنِ اخلاق کی تعلیم دینے کے لئے اٹھتا رہا ہے۔ ایک خدا کی بندگی اور پاکیزہ اخلاقی زندگی کا درس جو ہمیشہ سے دنیا کے پیغمبر دیتے اور دیتے رہے ہیں وہی آنحضرت نے بھی دیا ہے۔ انہوں نے کسی نئے خدا کا تصور پیش نہیں کیا ہے اور نہ کسی نرالے اخلاق ہی کا سبق دیا ہے جو اُن سے پہلے کے رہبرانِ انسانیت کی تعلیم سے مختلف ہو۔ پھر سوال یہ ہے کہ اُن کا وہ اصلی کارنامہ کیا ہے جس کی بنا پر ہم انہیں تاریخِ انسانی کا سب سے بڑا آدمی قرار دیتے ہیں؟

اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ بےشک آنحضرت سے پہلے انسان خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت سے آشنا تھا مگر اس بات سے پوری طرح واقف نہ تھا کہ اس فلسفیانہ حقیقت کا انسانی اخلاقیات سے کیا تعلق ہے۔ بلاشبہ انسان کو اخلاق کے عمدہ اصولوں سے آگاہی حاصل تھی مگر اسے واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ زندگی کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں میں ان اخلاقی اصولوں کی عملی ترجمانی کس طرح ہونی چاہیے۔ خدا پر ایمان، اصولِ اخلاق اور عملی زندگی، یہ تین الگ الگ چیزیں تھیں جن کے درمیان کوئی منطقی ربط، کوئی گہرا لگاؤ اور کوئی نتیجہ خیز رشتہ موجود نہ تھا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے ان تینوں کو ملا کر ایک نظام بنا دیا اور ان کے امتزاج سے ایک مکمل تہذیب و تمدن کا نقشہ محض خیال کی دنیا ہی میں نہیں بلکہ عمل کی دنیا میں بھی قائم کر کے دکھا دیا۔

انہوں نے بتایا کہ خدا پر ایمان محض ایک فلسفیانہ حقیقت کے مان لینے کا نام نہیں ہے بلکہ اس ایمان کا مزاج اپنی عین فطرت ہی کے لحاظ سے ایک خاص قسم کے اخلاق کا تقاضا کرتا ہے اور اس اخلاق کا ظہور انسان

کی عملی زندگی کے پورے رویہ میں ہونا چاہیئے۔ ایمان ایک تخم ہے جو نفس انسانی میں جڑ پکڑتے ہی اپنی فطرت کے مطابق عملی زندگی کے ایک پورے درخت کی تخلیق شروع کر دیتا ہے اور اس درخت کے تنے سے لے کر اس کی شاخ شاخ اور پتی پتی تک میں اخلاق کا وہ حیوین رس جاری و ساری ہو جاتا ہے جس کی سوتیں تخم کے ریشوں سے ابلتی ہیں جس طرح یہ ممکن نہیں ہے کہ زمین میں بوئی تو جائے آم کی گٹھلی اور اس سے نکل آئے بیلموں کا درخت، اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ دل میں بویا تو گیا ہو خدا پرستی کا بیج اور اس سے رونما ہو جائے ایک مادہ پرستانہ زندگی جس کی رگ رگ میں بد اخلاقی کی روح سرایت کئے ہوئے ہو۔ خدا پرستی سے پیدا ہونے والے اخلاق اور شرک، دھریت یا مادہ پرستی سے پیدا ہونے والے اخلاق یکساں نہیں ہو سکتے۔ زندگی کے یہ سب نظریے اپنے الگ الگ مزاج رکھتے ہیں اور ہر ایک کا مزاج دوسرے سے مختلف قسم کے اخلاقیات کا تقاضا کرتا ہے۔ پھر جو اخلاق خدا پرستی سے پیدا ہوتے ہیں وہ صرف ایک خاص عابد و زاہد گروہ کے لئے مخصوص نہیں ہیں کہ صرف خانقاہ کی چار دیواری اور عزلت کے گوشے ہی میں ان کا ظہور ہو سکے۔ ان کا اطلاق وسیع پیمانے پر پوری انسانی زندگی میں اور اس کے ہر ہر پہلو میں ہونا چاہیئے۔ اگر ایک تاجر خدا پرست ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی تجارت میں اس کا خدا پرستانہ اخلاق ظاہر نہ ہو۔ اگر ایک جج خدا پرست ہے تو عدالت کی کرسی پر، اور ایک پولیس مین خدا پرست ہے تو پولیس پوسٹ پر اس سے غیر خدا پرستانہ اخلاق ظاہر ہونے کے کوئی معنی نہیں۔ اور اسی طرح اگر کوئی قوم خدا پرست ہے تو اس کی شہری زندگی میں، اس کے انتظام ملکی میں، اس کی خارجی سیاست میں اور اس کی صلح و جنگ میں خدا پرستانہ اخلاق کی نمود ہونی چاہیئے ورنہ اس کا ایمان باللہ محض ایک لفظ بے معنی ہے۔ اب رہی یہ بات کہ خدا پرستی کس قسم کے اخلاق کا تقاضا کرتی ہے اور ان اخلاقیات کا ظہور کس طرح انسان کی عملی زندگی میں، اور انفرادی و اجتماعی رویہ میں ہونا چاہیئے، تو یہ ایک وسیع مضمون ہے جسے ایک مختصر گفتگو میں سمیٹنا مشکل ہے مگر میں نمونے کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات آپ کو سناؤں گا جن سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ آنحضرت کے مرتب کیے ہوئے نظام زندگی میں ایمان، اخلاق اور عمل کا امتزاج کس نوعیت کا ہے۔ سنیئے حضور کیا فرماتے ہیں:۔

الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلھا قول لا الٰہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان

ایمان کے بہت سے شعبے ہیں۔ اُس کی جڑ یہ ہے کہ تم خدا کے سوا کسی کو معبود نہ مانو، اور اس کی آخری شاخ یہ ہے کہ راستے میں تم کوئی ایسی چیز دیکھو جو بندگانِ خدا کو تکلیف دینے والی ہو تو اسے ہٹا دو۔ اور حیا بھی ایمان ہی کا ایک شعبہ ہے۔

الطہور شطر الایمان

جسم و لباس کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

المؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم

مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ

اس شخص میں ایمان نہیں ہے جس میں امانت داری نہیں اور وہ شخص بے دین ہے جو عہد کا پابند نہیں۔

اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن

جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔

الایمان الصبر والسماحۃ

ایمان تحمل اور فراخدلی کا نام ہے۔

افضل الایمان ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسک

بہترین ایمانی حالت یہ ہے کہ تیری دوستی اور دشمنی خدا واسطے کی ہو، تیری زبان پر خدا کا نام جاری ہو، اور تو دوسروں کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے وہی کچھ ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔

اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ

تم میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ

جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے، اپنے ہمسائے کو تکلیف

ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً او لیصمت

نہ دینی چاہیئے، اور اس کی زبان کھلے تو بھلائی پر کھلے ورنہ چپ رہے۔

لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی

مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگو اور زبان دراز نہیں ہوا کرتا۔

یطبع المؤمن علی الخلال کلہا الا الخیانۃ والکذب

مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر جھوٹا اور خائن نہیں ہو سکتا

واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن الذی لا یأمن جارہ بوائقہ

مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے جس کی بدی سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔

لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ

جو شخص خود پیٹ بھر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا رہ جائے وہ ایمان نہیں رکھتا۔

من کظم غیظاً وھو یقدر علی ان ینفذہ ملأ اللہ قلبہ امناً وایماناً

جو شخص اپنا غصہ نکال لینے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر ضبط کر جائے اس کے دل کو خدا ایمان سے لبریز کر دیتا ہے۔

من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام

جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے وہ اسلام سے نکل گیا۔

من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک

جس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھی یا روزہ رکھا یا خیرات کی اس نے خدائی میں لوگوں کو شریک کیا

اربع من کن فیہ کان منافقاً خالصاً ... اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر

خالص منافق ہے وہ شخص جو امانت میں خیانت کرے، بولے تو جھوٹ بولے، عہد کرے تو اسے توڑ دے اور لڑے تو شرافت کی حد سے گزر جائے۔

عدلت شھادۃ الزور بالاشراک باللہ

جھوٹی گواہی اتنا بڑا گناہ ہے کہ شرک کے قریب جا پہنچتا ہے

المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ

اصلی مجاہد وہ ہے جو خدا کی فرمانبرداری میں خود اپنے نفس سے لڑے اور اصلی مہاجر وہ ہے جو ان کاموں

کو چھوڑے جنہیں خدا ناپسند کرتا ہے۔

اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عز وجل یوم القیمۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمھم لانفسھم

قیامت کے روز خدا کے سایے میں سب سے پہلے جگہ پانے والے وہ لوگ ہونگے جن کا حال یہ رہا کہ جب بھی حق ان کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے مان لیا، اور جب بھی حق ان سے مانگا گیا تو انہوں نے کھلے دل سے دیا، اور دوسروں کے معاملہ میں انہوں نے وہی فیصلہ کیا جو وہ خود اپنے معاملے میں چاہتے تھے

اضمنوا لی ستاً من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم

تم چھ باتوں کی ضمانت دو، میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بولو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو وفا کرو، امانت میں پورے اترو، بدکاری سے پرہیز کرو، بدنظری سے بچو، اور ظلم سے ہاتھ روکو۔

لا یدخل الجنۃ خبٌّ ولا بخیل ولا منان۔

دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتلانے والا آدمی جنت میں نہیں جا سکتا۔

لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت فالنار اولی بہ

جو جسم حرام کی کمائی سے پلا ہو اس کے لئے تو دوزخ کی آگ ہی زیادہ موزوں ہے جنت میں وہ نہیں جا سکتا۔

من باع عیباً لم یبینہ لم یزل فی مقت اللہ ولم تزل الملٰئکۃ تلعنہ

جس شخص نے عیب دار چیز بیچی اور خریدار کو عیب سے آگاہ نہ کیا اس پر خدا کا غصہ بھڑکتا رہتا ہے اور فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

لو ان رجلاً قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش، ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ

کوئی شخص خواہ کتنی ہی بار زندگی پائے اور خدا کی راہ میں جہاد کر کے جان دیتا رہے مگر وہ جنت میں نہیں جا سکتا اگر اس نے کسی کا قرض لیکر ادا نہ کیا ہو۔

ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم

ایک شخص ۶۰ برس خدا کی عبادت کرتا ہے اور مرتے وقت

يحضرهما الموت فيضاران في الوصية فتجب لهما النار۔

ایک وصیت میں حق دار کی حق تلفی کرکے اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لیتا ہے۔

لا يدخل الجنة سيئ الملكة

وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جو اپنے ماتحتوں پر بری طرح افسری کرے۔

الا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصدقة والصلوٰة؟ إصلاح ذات البين وإفساد ذات البين هي الحالقة۔

میں تمہیں بتاؤں کہ روزے اور خیرات اور نماز سے بھی افضل کیا چیز ہے؟ وہ ہے بگاڑ میں صلح کرانا۔ اور لوگوں کے باہمی تعلقات میں فساد ڈالنا وہ فعل ہے جو تمام نیکیوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔

ان المفلس من امتي من يأتي يوم القيامة بصلوٰة وصيام وزكوٰة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقضي ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار

اصلی مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز خدا کے حضور اس حال میں حاضر ہو کہ اس کے ساتھ نماز روزے زکوٰۃ سب کچھ ہے مگر وہ کسی کو گالی دے کر آیا تھا، کسی پر بہتان لگا کر آیا تھا، کسی کا مال مار کھایا تھا، کسی کا خون بہایا تھا اور کسی کو پیٹ کر آیا تھا۔ پھر خدا نے اس کی ایک ایک نیکی ان مظلوموں پر بانٹ دی اور ان مظلوموں کا ایک ایک قصور اس کے حساب میں ڈالا اور اس کے پاس کچھ نہ رہا جو اسے دوزخ سے بچا لے۔

لن يهلك الناس حتى يعذروا من انفسهم

نجات سے محروم نہ ہوں اگر اپنی برائیوں کی تاویلیں کر کر کے اپنے نفس کو مطمئن نہ کریں۔

المحتكر ملعون

جو تاجر قیمتیں چڑھانے کے لیے مال روک رکھے وہ ملعون ہے۔

من احتكر طعاما اربعين يوما يريد به الغلاء فقد برئ من الله وبرئ الله منه۔

جس نے چالیس دن غلہ اس لیے روکا کہ قیمتیں چڑھ جائیں تو خدا کا اس سے اور اس کا خدا سے کوئی

من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق به لم یکن له کفارة — تعلق نہیں پھر اگر وہ اس غلہ کو خیرات بھی کر دے تو معاف نہ کیا جائے گا۔

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار اقوال میں سے چند ہیں جو میں نے محض نمونے کے طور پر آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ان سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ حضورؐ نے ایمان سے اخلاق کا اور پھر اخلاق سے زندگی کے تمام شعبوں کا تعلق کس طرح قائم کیا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے اس چیز کو صرف باتوں کی حد تک نہ رکھا بلکہ عمل کی دنیا میں ایک پورے ملک کے نظامِ تمدن و سیاست کو انہی بنیادوں پر قائم کر کے دکھا دیا، اور آپ کا یہی وہ کارنامہ ہے جس کی بنا پر آپ نوعِ انسانی کے سب سے بڑے رہنما ہیں۔

(باجازت و شکریہ ریڈیو پاکستان)

---

# ہماری نئی زیرِ طبع مطبوعات

۱۔ **سود** اس کتاب میں مدیرِ ترجمان نے سود، بینکنگ، انشورنس وغیرہ کی حقیقت و ماہیت پر بحث کی ہے۔ علاوہ ان کے متعدد معاشی نظریات اور مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے تنقید کی ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت ہے

۲۔ **الجہاد فی الاسلام** یہ کتاب عرصے سے نایاب اور غیر مطبوع تھی۔ اب اسے دوبارہ چھپوایا جا رہا ہے۔

۳۔ **منہاج الانقلاب الاسلامی**۔ یہ اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے کا عربی ترجمہ ہے جو مولانا مسعود عالم ندوی نے کیا ہے۔ ضخامت ۴۵ صفحات قیمت ۸/

۴۔ **الدین القیم**۔ یہ دینِ حق کا عربی ترجمہ ہے جو مترجم موصوف نے ہی کیا ہے۔ ضخامت ۴۵ صفحات قیمت ۸/

۵۔ **نظریۃ الاسلام السیاسیۃ**۔ اسلام کا نظریہ سیاسی کا عربی ترجمہ ہے جو چھپ چکا ہے ضخامت ۴۶ صفحات قیمت ۸/

۶۔ **تفہیمات** حصہ دوم زیرِ طبع ہے۔ قیمت ہے؟

**مکتبہ جماعتِ اسلامی، اچھرہ، لاہور**